علمائے دیوبند کی عبارات

وضاحت و صداقت

مرتبہ
حافظ عبدالوحید الحنفی

سلسلہ اشاعت نمبر 87

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

یا مدد اللہ

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ

حق چار یار

تحقیقی فیصلہ

علمائے دیوبند کی عبارات

وضاحت و صداقت

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی
چکوال

سلسلہ اشاعت نمبر 87

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: علمائے دیوبند کی عبارات کی وضاحت وصداقت

سلسلۂ اشاعت: 87 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھروال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 24

قیمت: 40 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک 0334-8706701

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 11 رمضان المبارک 1444ھ 2 اپریل 2023ء بروز اتوار

ناشر: مرحبا اکیڈمی، بن حافظ جی، ضلع میانوالی 0302-5104304

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

ملنے کے پتے:

کشمیر بک ڈپو — تلہ گنگ روڈ چکوال 0543-551148

مکتبہ رشیدیہ — بلدیہ مارکیٹ چھپڑ بازار چکوال 0543-553200

اعوان بک ڈپو — بھون روڈ چکوال 0543-553546

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب 1 4
احمد رضا بریلوی کا دعویٰ 5
وجواب دعویٰ 5
تجز الناس کی عبارت کا مطلب 5
مولانا قاسم نانوتویؒ پر الزامات کا جواب 5
حضرت مولنا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ پر انکار ختم نبوت کا الزام اور اس کا جواب 5
جواب 7
دوسری وجہ 8
تیسری وجہ 10
چوتھی وجہ 10
تحذیر الناس کی عبارتوں کا صحیح مطلب 16
پیر کرم شاہ صاحب بھیرویؒ کا ارشاد 18
حضرت خواجہ محمد قمر الدین صاحبؒ سجادہ نشین سیال شریف 19
خواجہ محبوب الرسول صاحب للہ شریف کا ارشاد 19
حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف 20
اس سلسلہ میں علماء حرمین شریفین کا سوال 20

☆☆☆☆

خدامِ اہلِ سنت میدانِ عمل میں

ازقلم: حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ بانی تحریک خدام اہل سنت والجماعت (پاکستان)
(۲ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ.....31 جنوری 1971ء)

خدام اہل سنت ہیں ہم سنت کو پھیلائیں گے ہم اللہ واحد کے بندے توحید کی شمع جلائیں گے
ہم شاہِ رسلؐ کی امت ہیں جن پہ ہے نبوت ختم ہوئی ہم منکر ختم نبوت کو بس کافر ہی ٹھہرائیں گے
وہ ساقی کوثرؐ، شافع محشر، جانِ جہاں، محبوب خدا ہم ختم نبوت کی خاطر ہر باطل سے ٹکرائیں گے
اصحابؓ نبیؐ، ازواجؓ نبیؐ اور آلِؓ نبیؐ پر ہم قرباں بوبکرؓ و عمرؓ، عثمانؓ و علیؓ کی شانیں ہم سمجھائیں گے
یہ چاروں خلیفہ برحق ہیں اور حسنؓ حسینؓ بھی ہیں پیارے جنت کے جوانوں کے سید، ہم ان کی راہ دکھلائیں گے
سب یار نبیؐ کے پیارے ہیں اور دین کے روشن تارے ہیں یہ سب حق کے چمکارے ہیں ہر جا پہ چمک دکھائیں گے
فرمانِ رسولِ اکرمؐ ہے مَا اَنَا عَلَیۡہِ وَ اَصۡحَابِیۡ میرے اور میرے صحابہؓ کے پیرو ہی جنت جائیں گے
سرکار مدینہ کی سنت اِک نور بھی ہے اور حجت بھی سنت کی شمع جلا کر ہم اب ظلمت کفر مٹائیں گے
قرآن کا جلوہ سنت میں اور سنت کا صحابہؓ میں ہم ان کی تابعداری میں باطل سے خوف نہ کھائیں گے
اے مسلم! تو مایوس نہ ہو، رکھ سچے خدا پر اپنا یقیں اسلام تو دین فطرت ہے ہم فطرت ہی منوائیں گے
مزدور وکساں حیران ہیں کیوں، اسلام سراسر رحمت ہے قرآن کے سایہ میں رہ کر ہم آزادی دلوائیں گے
اسلام ہے دیں اس خالق کا، انسان کو جس نے پیدا کیا ہر ذرّہ ذرّہ پیدا کیا، ہم اس کی حمد سنائیں گے
یہ دنیا عالم فانی ہے، سب خلقت آنی جانی ہے ازلی ابدی ہے ہمارا خدا ہم اس کا حکم چلائیں گے
تھا پاکستان کا مطلب کیا، بس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ میدانِ عمل میں آ کر ہم یہ مطلب حل کرائیں گے
اے پاکستان کے باشندو! آئین شریعت لازم ہے ہم مسلم ہیں اللہ کے لئے، اسلام کا ڈنکا بجائیں گے

خدام اہل سنت کا ہے مظہرؔ بھی ادنیٰ خادم
ہم دین کی خاطر اِنْ شَآءَ اللّٰہ پرچم حق لہرائیں گے

عبدالوحید الحنفی

باب 1

احمد رضا بریلوی کا دعویٰ وجواب دعویٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَخُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

تحذیرُ النّاس کی عبارت کا مطلب

مولانا قاسم نانوتویؒ پر الزامات کا جواب

حضرت مولنا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ پر انکار ختم نبوت کا الزام اور اس کا جواب

مولوی احمد رضا خان صاحب حسام الحرمین ص ۱۲ اور ۱۳ پر لکھتے ہیں:

عربی متن: و القاسمیة المنسوبة الیٰ قاسم النانوتوی صاحب تحذیر الناس، و ھو القائل فیه لو فرض فی

زمنهﷺ بل لو حديث بعدهﷺ نبى جديد لم يتحل فذالك بخاتمية و نما يتخيل العوام انهﷺ خاتم النّبيين بمعنى اٰخر النبيين مع انه لا فضل فيه اصلا عند اهل الفهم الى اٰخر ما ذكر من الهذيانات و قد قال فى التتمة و الاشباه و غيرها اذا لم يعرف ان محمداًﷺ اٰخر الانبياء فليس بمسلم لا نه من الضريات۔[1]

اردو ترجمہ: اور قاسمیہ، قاسم نانوتوی کی طرف منسوب ہیں۔ قاسم نانوتوی جس کی تحذیر الناس ہے اور اُس نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے: بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ عوام کے خیال میں تو رسول اللہ ﷺ کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپ ﷺ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخر زمانہ میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں۔...... الخ

حالاں کہ فتاویٰ تتمہ و الاشباہ و النظائر و غیرہ ہما میں تصریح فرمائی کہ: اگر

[1] حسام الحرمین ص ۱۲۔ مصنفہ مولانا احمد رضا خان

محمد ﷺ کو سب سے پچھلا نبی نہ جانے تو مسلمان نہیں کہ حضور اقدس ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا سب انبیاء سے زمانہ میں پچھلا ہونا ضروریات دین سے ہے۔(ترجمہ ختم)

جواب

اس الزام میں جو احمد رضا خان صاحب نے مولانا محمد قاسم نانوتوی کی جو عبارت پیش کی ہے اس میں نہایت افسوسناک تحریف سے کام لیا ہے۔ جس کے بعد کسی طرح اس کو تحذیر الناس کی عبارت نہیں کہا جا سکتا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ عبارت تحذیر الناس کے تین مختلف صفحات کے متفرق فقروں سے جوڑ کر بنائی گئی ہے۔ اور احمد رضا خان بریلوی نے فقروں کی ترتیب بھی بدل دی ہے۔

اس طرح کہ پہلے ص ۱۴ کا فقرہ لکھا ہے، اس کے بعد ص ۲۸ کا فقرہ جوڑ دیا ہے اور پھر ص ۳ کا فقرہ اس کے ساتھ ملا دیا ہے۔ خان صاحب کے اس ترتیب بدل دینے کا یہ اثر ہوا کہ تحذیر الناس کے تینوں فقروں کو اگر علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی جگہ پر دیکھا جائے تو کسی کو انکار ختم نبوت کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔

لیکن یہاں انہوں نے جس طرح "تحذیر الناس" کی عبارت نقل کی ہے، اس سے صاف ختم نبوت کا انکار مفہوم ہوتا ہے۔ اور یہ صرف آپ

کی قلم کاری کا نتیجہ ہے ورنہ مصنف "تحذیر الناس" کا دامن اس سے بالکل پاک ہے۔

- (۲) اور تحذیر الناس کی ان عبارات کا جو عربی ترجمہ آپ نے علماء حرمین کے سامنے پیش کیا ہے۔ اس میں تو اور بھی غضب ڈھایا ہے اور یہ دلیری کے ساتھ جلسازی کی انتہا کر دی ہے۔
- حرکت یہ کی ہے کہ ص ۱۴ اور ۲۸ کے پہلے دونوں فقروں کو توڑ پھوڑ کے ایک ہی فقرہ بناڈالا ہے۔ اس طرح کہ پہلے فقرہ کا سند الیہ حذف کیا اور دوسرے ہی کے سند الیہ کو پہلے کا سند الیہ بنا دیا۔ جس کے بعد کسی کو وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ یہ مختلف جگہ کی عبارتیں ہیں۔ اور انہیں کاروائیوں کو قرآن کی زبان میں تحریف کہتے ہیں۔ احمد رضا خان صاحب کی اس تحریف اور الٹ پلٹ نے تحذیر الناس کی عبارت کا مطلب بالکل بدل دیا ہے اور اُس میں ختم نبوت زمانی کے انکار کے معنیٰ پیدا کر دیے ہیں۔ اس لیے ہم ان کے اس فتویٰ کو دانستہ فریب اور معاندانہ تلبیس سمجھنے پر مجبور ہیں۔

دوسری وجہ

دوسری وجہ اور دوسری دلیل ہمارے اس خیال کی یہ ہے کہ خان صاحب نے عبارتِ "تحذیر الناس" کے عربی ترجمہ میں نہایت افسوس

ناک خیانت یہ کی ہے کہ ص ۳ کی عبارت اس طرح تھی:

"مگر اہلِ فہم پر روشن ہو گا کہ تقدّم یا تأخر زمانی میں بالذّات کچھ فضیلت نہیں"

ظاہر ہے کہ اس میں صرف فضیلت بالذات کی نفی کی گئی ہے جو بطور مفہوم مخالف فضیلت بالعرض کے ثبوت کو مستلزم ہے۔[1]

مگر خان صاحب نے اس کا عربی ترجمہ اس طرح کر دیا:

مع انّه لا فضل فیه اصلا عند اهل الفهم

جس کا مطلب یہ ہوا کہ آں حضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے میں اہل فہم کے نزدیک بالکل فضیلت نہیں۔

اور اس میں ہر قسم کے فضیلت کی نفی ہو گئی اور ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ (کما لا یخفی)[2]

---

[1] یہ مسئلہ مسلّمہ ہے کہ مفہوم مخالف مصنفین کے کلام میں معتبر ہوتا ہے۔ علامہ شامی ردالمختار میں ارقام فرماتے ہیں:

''فی النفع المسائل مفهوم التصنیف حجةٌ۔ (ردالمختار ج ۳، ص ۶۴۴)

اور اس مسئلہ میں حنفیہ اور شافعیہ کا جو اختلاف مشہور ہے وہ صرف نصوص شرعیہ تک محدود ہے۔ (فیصلہ کن مناظرہ ص ۳۳ تا ۳۸۔ مصنفہ مولانا محمد منظور نعمانی۔ مطبوعہ دار الاشاعت سنبھل ضلع مراد آباد یوپی ہندوستان ۱۳۵۳ھ مطابق ۱۹۳۴ء)

[2] فیصلہ کن مناظرہ ایضاً ص ۳۸۔

تیسری وجہ

اور تیسری وجہ ہمارے خیال کی یہ ہے کہ تحذیر الناس کے جو فقرے خان صاحب نے اس موقع پر نقل کیے ہیں۔ ان کا "ماسبق وما الحق" (جس سے ان کا صحیح مطلب واضح ہو جاتا اور ناظرین کو غلط فہمی کا موقع نہ رہتا) حذف کر دیا ہے۔ (اس کا ثبوت آگے آتا ہے)

چوتھی وجہ

ہمارے خیال کی چوتھی وجہ اور چوتھی دلیل یہ ہے کہ احمد رضا خان صاحب کے اس حکم کفر کی تمام تر بنیاد اس پر ہے کہ:

"تحذیر الناس" میں ختم نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

حال یہ ہے کہ اس میں اوّل سے آخر تک ایک لفظ بھی ایسا نہیں جس سے آں حضرت ﷺ کی خاتمیت زمانی کا انکار نکل سکے۔ بلکہ "تحذیر الناس" کا تو موضوع ہی آں حضرت ﷺ کی ہر قسم کی خاتمیت ذاتی، زمانی، مکانی وغیرہ کی حمایت اور حفاظت ہے۔ اور بالخصوص ختم نبوت زمانی کے متعلق تو اس میں نہایت صاف اور واضح تصریحات ہیں:

چناں چہ "تحذیر الناس" ص ۳ پر اس فقرہ کے بعد جس کو فاضل بریلوی نے سب سے آخر میں نقل کیا ہے کہ آگے مولانا قاسم نانوتوی تحریر فرماتے ہیں:

"بلکہ بناء خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سدّباب مذکور (سدّباب مدعیان نبوت) خود بخود لازم آ جاتا ہے اور فضیلت نبوی دوبالا ہو جاتی ہے۔"

نیز اس "تحذیر الناس" کے جاری مضمون کے ص ۱۰ پر مولانا قاسم نانوتوی مرحوم اپنے اصل مدّعا کی توضیح سے فارغ ہو کر تحریر فرماتے ہیں کہ:

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اَلَّا اِنَّه لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ او کما قال"

جو بظاہر بطرز مذکور اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔[1]

اس باب میں کافی ہے۔ کیوں کہ یہ مضمون (ختم نبوت زمانی پر) درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد ہو گیا۔

گو الفاظ مذکور بسند متواتر منقول نہ ہوں۔

[1] یہاں یہ بات خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ ختم نبوت زمانی پر صراحةً دلالت کرنے والی لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (میرے بعد کوئی نبی نہیں) جیسی حدیثیں بھی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب کے نزدیک قرآن کریم کے لفظ خاتم النبیین ہی سے ماخوذ ہیں۔ یعنی مولانا قاسم نانوتوی مرحوم کا یہ خیال اور دعویٰ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جن حدیثوں میں اپنا سب سے آخری نبی ہونا اور اپنے بعد کسی اور نبی کا نہ آنا بیان فرمایا ہے۔

سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہو گا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض، وتر وغیرہ باوجودیکہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا اس کا منکر کافر ہے، ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔"[1]

اس عبارت میں مولانا قاسم نانوتوی مرحوم نے آں حضرت ﷺ کی خاتمیتِ زمانی کو پانچ طریقوں سے ثابت فرمایا ہے۔

- (۱) یہ کہ حضور اقدس ﷺ کے لیے خاتمیت زمانی نص "خاتم النبیین" سے بدلالت مطابقی ثابت ہو۔ اس طور پر کہ خاتم کو ذاتی اور زمانی سے مطلق مانا جائے۔
- (۲) یہ کہ بطور عموم مجاز لفظ خاتم کی دلالت دونوں قسم کی خاتمیت پر مطابقی ہو۔
- (۳) یہ کہ دونوں میں سے ایک پر مطابقی ہو اور دوسرے پر التزامی (اور ان تینوں صورتوں میں خاتمیت زمانی نصِ قرآن سے ثابت ہو گی)
- (۴) یہ کہ آں حضرت ﷺ خاتمیت زمانی احادیث متواترۃ المعنیٰ سے ثابت ہے۔

1 تحذیر الناس ص ۱۰۔ از مولانا قاسم نانوتوی

- (۵) یہ کہ خاتمیت زمانی پر امت کا اجماع ہے۔

ان پانچ طریقوں سے آں حضرت ﷺ کی خاتمیت زمانی ثابت کرنے کے بعد مولانا قاسم نانوتوی مرحوم نے یہ بھی تصریح فرمادی کہ خاتمیت زمانی کا منکر ایسا ہی کافر ہے جیسا کہ دوسرے ضروریات و قطعیات دین کا (منکر کافر ہے۔)

"تحذیر الناس" کی ان واضح تصریحات کے باوجود یہ کہنا کہ اس میں ختم نبوت زمانی کا انکار کیا گیا ہے، سخت ظلم اور فریب نہیں تو کیا ہے؟

پھر اس قسم کی تصریحات تحذیر الناس میں ایک دو جگہ نہیں بلکہ جا بجا موجود ہیں۔ جیسا کہ تحذیر الناس کے ص ۲۱ پر ہے:

"در صورت یہ کہ زمانے کو حرکت کہا جائے تو اس کے لیے کوئی مقصود بھی ہو گا۔ جس کے آنے پر حرکت منتہٰی ہو جائے۔ سو حرکت سلسلۂ نبوت کے لیے نقطۂ ذاتِ محمدی ﷺ منتہٰی ہے۔ اور یہ نقطہ اس ساق زمانی اور ساق مکانی کے لیے ایسا ہے جیسے نقطۂ راس زاویہ تا کہ اشارہ شناسانِ حقیقت کو یہ معلوم ہو کہ آپ ﷺ کی نبوت کون و مکان، زمین و زمان کو شامل ہے۔"[1]

پھر مولانا قاسم نانوتوی اس تحذیر الناس کے ص ۲۱ میں چند سطر بعد

[1] تحذیر الناس ص ۲۱۔ مؤلفہ مولانا قاسم نانوتوی

فرماتے ہیں:

من جملہ حرکات حرکتِ سلسلۂ نبوت بھی تھی سو بوجہ حصول مقصود اعظم ذاتِ محمدی ﷺ وہ حرکت مبدل بسکون ہوئی۔ البتہ اور حرکتیں ابھی باقی ہیں اور زمانہ آخر میں آپ ﷺ کے ظہور کی ایک یہ بھی وجہ ہے۔ (تحذیر الناس ص ۲۱)

ان تصریحات میں مولانا قاسم نانوتوی کا روز روشن کی طرح ختم نبویت رتبی، زمانی، مکانی واضح ہے۔

اسی طرح مولانا قاسم نانوتوی کی دوسری تصنیفات میں بھی ان کا عقیدہ ختم نبوت پر ایمان واضح ہے۔

مولانا قاسم نانوتوی اپنی دوسری کتاب "مناظرہ عجیبہ" کا مضمون جہاں سے شروع ہوتا ہے، اس کی پہلی سطر ہی میں یہ ہے:

حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی خاتمیت زمانی تو سب کے نزدیک مُسَلَّم ہے اور یہ بات بھی سب کے نزدیک مُسَلَّم ہے کہ آپ اوّل المخلوقات ہیں۔

پھر اسی کتاب کے ص ۲۹ پر فرماتے ہیں:

"خاتمیت زمانی اپنا دین و ایمان ہے۔ ناحق کی تہمت کا البتہ کچھ علاج نہیں۔"

پھر اسی کتاب "مناظرہ عجیبہ" کے ص ۵۰ پر فرماتے ہیں:

"خاتمیت زمانی سے مجھے انکار نہیں بلکہ یوں کہیے کہ منکروں کے لیے گنجائشِ انکار نہ چھوڑی، افضلیت کا اقرار ہے۔ بلکہ اقرار کرنے والوں کے پاؤں جما دیے۔ اور نبیوں کی نبوت پر ایمان ہے پر رسول اللہ ﷺ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔"

پھر اسی کتاب کے ص ۶۹ پر فرماتے ہیں:

"ہاں یہ مسلّم ہے کہ خاتمیت زمانی اجماعی عقیدہ ہے۔"[1]

پھر اسی کتاب "مناظرہ عجیبہ" کے ص ۱۰۳ پر ہے:

"بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی کے ہونے کا احتمال نہیں، جو اس میں تامل کرے اُس کو کافر سمجھتا ہوں۔"

یہ پانچ عبارتیں مولانا قاسم نانوتویؒ کی صرف ایک کتاب "مناظرہ عجیبہ" کی ہیں۔ اس کے بعد مولانا قاسم نانوتویؒ کی آخری تصنیف "قبلہ نما" سے ایک عبارت اور نقل کی جاتی ہے۔

آپ کی تصنیف "قبلہ نما" کے ص ۱۱ پر ہے:

"آپ ﷺ کا دین سب دینوں میں آخر ہے۔ اور چوں کہ دین حکم نامہ خداوندی کا نام ہے۔ تو جس کا دین آخر ہو گا وہی شخص سردار ہو گا۔ کیوں کہ اسی کا دین آخر ہوتا ہے جو سب کا سردار ہوتا ہے۔"[2]

---

[1] مناظرہ عجیبہ ص ۶۹۔ مؤلفہ مولانا نانوتوی

[2] قبلہ نماء، ص ۱۱۔ مؤلفہ مولانا قاسم نانوتوی

حضرت قاسم العلوم قدس سرہ کی یہ کل دس عبارتیں ہوئیں۔ کیا ان تصریحات کے ہوتے ہوئے کوئی صاحبِ دیانت اور صاحبِ عقل کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص مولانا قاسم نانوتوی ختم نبوت زمانی کا منکر ہے؟ لیکن افتراء پردازی کا کوئی علاج نہیں۔[1]

تحذیر الناس کی عبارتوں کا صحیح مطلب

لفظ خاتم النبیین کی تفسیر کے متعلق حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ کے مسلک کا خلاصہ صرف اسی قدر ہے۔ جس کا حاصل صرف اتنا ہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین زمانی بھی ہیں اور خاتم النبیین ذاتی بھی ہیں۔ اور یہ دونوں قسم کی خاتمیت آپ ﷺ کے لیے قرآن مجید کے اسی لفظ خاتم النبیین سے نکلتی ہے۔[2]

- (۲) معاذ اللہ مولانا مرحوم خاتمیتِ زمانیہ کے منکر نہیں بلکہ زمانیہ کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں۔ لیکن اس خاتمیت زمانیہ کی فضیلت کے علاوہ وہ خاتمیت رُتبیہ کی فضیلت بھی حضور ﷺ کے لیے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ حضور ﷺ کی تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت اور سیادت ثابت ہو۔ اور خاتمیت زمانیہ کے اعتبار سے حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا شرعاً محال اور ناممکن ہے۔ بہر صورت

---

[1] فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۳۔
[2] فیصلہ کن مناظرہ ص ۴۷۔

آپ کمالات نبوت کے منتہیٰ اور خاتم النبیین ہیں۔ آفتاب اگر تمام ستاروں سے پہلے طلوع کرے یا درمیان میں طلوع کرے آفتاب کے منبع نور ہونے میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اسی طرح بالفرض اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پرُنور تمام انبیاء سے پہلے مبعوث ہوتے یا درمیان میں مبعوث ہوتے تو آپ کے منبع کمالات ہونے میں کچھ فرق نہ آتا۔

- (۳) **لفظ بالفرض** مولانا مرحوم کے نزدیک اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی مبعوث ہونا شرعاً جائز ہوتا تو لفظ بالفرض استعمال نہ فرماتے۔ مولانا مرحوم کا یہ فرمانا کہ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی۔۔۔۔۔۔الخ یہ لفظ بالفرض خود اس کے محال ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ بات محال ہے۔ کسی طرح بھی ممکن نہیں۔[1]

- یہ ایسا ہی ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا:

لَوْ كَانَ مِنْ بَعْدِىْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

- تو ظاہر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود یہ نہیں کہ آپ کے بعد نبی کا آنا ممکن ہے بلکہ یہ بتلانا مقصود ہے کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ اس ارشاد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

1 تلخیص فیصلہ کن مناظرہ۔ مولفہ مولانا محمد منظور نعمانیؒ

خاتمیت اور عمرؓ کی فضیلت بیان کرنا مقصود ہے۔

پیر کرم شاہ صاحب بھیرویؒ کا ارشاد

حضرت نانوتویؒ کی کتاب تحذیر الناس کے متعلق فرماتے ہیں:

حضرت قاسم نانوتویؒ کی تصنیف لطیف سمیٰ بہ تحذیر الناس کو متعدد بار غور و تامل سے پڑھا اور ہر بار نیا لطف و سرور حاصل ہوا۔

جہاں تک فکر انسانی کا تعلق ہے، حضرت مولانا نانوتویؒ قدس سرہٗ کی یہ نادر تحقیق کئی خیرہ چشموں کے لیے سرمہ بصیرت کا کام دے سکتی ہے۔ رہے فریفتگانِ سامان مصطفوی ﷺ تو ان کے لیے بے قرار دلوں اور بے تاب نگاہوں کی وارفتگیوں میں اضافہ کا سامان اس تحذیر الناس میں موجود ہے۔

مولانا خاتم النبیین کی آیت کی تحقیق میں فرماتے ہوئے راقم طراز ہیں:

ختم نبوت کے دو مفہوم ہیں۔ ایک وہ ہے جہاں تک عوام کی عقل و خرد کی رسائی ہے۔ اور دوسرا وہ ہے جسے خواص ہی خداداد نور فراست سے سمجھ سکتے ہیں۔[1]

[1] ماہنامہ ضیائے حرم۔ بھیرہ۔ مؤلفہ پیر کرم شاہ صاحب

حضرت خواجہ محمد قمرالدین صاحبؒ سجادہ نشین سیال شریف

آپ قطب العارفین خواجہ شمس الدین صاحب سیالویؒ کے پڑپوتے اور سجادہ نشین تھے۔ آپ حضرت نانوتویؒ کی کتاب تحذیر الناس کے متعلق فرماتے ہیں:

میں نے تحذیر الناس کو دیکھا۔ میں مولانا محمد قاسم صاحب کو اعلیٰ درجہ کا مسلمان سمجھتا ہوں۔ مجھے فخر ہے کہ میری حدیث کی سند میں آپ کا نام موجود ہے۔ خاتم النبیین کے معنٰی بیان کرتے ہوئے جہاں مولانا کا دماغ پہنچا ہے، وہاں معترض کی سمجھ نہیں گئی۔ قضیہ فرضیہ کو واقعیہ حقیقہ سمجھ لیا گیا۔"[1]

خواجہ محبوب الرسول صاحب لِلہ شریف کا ارشاد

للہ شریف ضلع جہلم کے سجادہ نشین خواجہ محبوب الرسول صاحب ارشاد فرماتے ہیں:

میں اس پر کیا رائے دوں اور پھر حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے علم اور ایمان پر روشنی ڈالوں۔ میں ان لوگوں کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی رحمت چاہتا ہوں۔ اس سے زیادہ کیا عرض کروں۔[2]

---

[1] حوالہ ڈھول کی آواز ص ۱۱۶ مؤلفہ شیخ کامل الدین مطبوعہ سرگودھا۔ علمی تجزیہ ص ۸۹۔
[2] ڈھول کی آواز ص ۱۱۷۔ محررہ ۲۱ مئی ۱۹۶۴ء مطبوعہ خانقاہ جلال پور شریف ضلع گجرات

حضرت خواجہ غلام محی الدین صاحب
سجادہ نشین گولڑہ شریف

آپ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحبؒ کے فرزند ارجمند او سجادہ نشین ہیں۔ ایک شخص نے آپ سے حضرت نانوتویؒ کی کتاب تحذیر الناس کے متعلق سوال کیا۔ تو جواب میں یہ تحریر لکھوائی:

میرا مذہب یہ ہے کہ علمائے دیوبند مسلمان ہیں اور دین کا کام کر رہے ہیں۔ جو شخص ان کے حق میں کچھ بُرا کہتا ہے اس کا ایمان خطرے میں ہے۔ میرے قبلہ حضرت بڑے پیر (مہر علی شاہ صاحبؒ) کا بھی یہی عقیدہ تھا۔[1]

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

اس سلسلہ میں علماء حرمین شریفین کا سوال

علمائے حرمین شریفین نے جو ۲۶ سوال پوچھے ان میں سولہواں (۱۶) سوال یہ تھا۔

اتجوزون وجود نبی بعد النبی علیہ الصلوۃ و السلام و ھو خاتم النبیین و قد تواتر معنی قولہ علیہ السلام لا نبی بعدی و امثالہ و علیہ انعقد الاجماع و کیف رایکم فیمن جوز وقوع ذلک مع وجود ھذہ

[1] بحوالہ ڈھول کی آواز۔ مطبوعہ خانقاہ جلال پور شریف ضلع گجرات

النصوص و هل قال احد منكم او من اكابر كم ذالك۔

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو، نبی کریم ﷺ کے بعد حالاں کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں اور معناً درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔[1]

الجواب: مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری نے اس کا جواب لکھا:

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع، محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: لیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے۔ بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئی ہیں۔ اور نیز اجماع امت سے، سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے۔ کیوں کہ جو اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے۔ اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا بلکہ ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتویؒ

[1] المہند علی المفند ص ۴۰۔ سوال ۱۶

نے اپنی دقت نظر سے عجیب دقیق مضمون بیان فرما کر آپ ﷺ کی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس کے تحت میں دو نوع داخل ہیں: ایک خاتمیت باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ ﷺ کی نبوت کا زمانہ تمام انبیاءؑ کی نبوت کے زمانے سے متاخر ہے اور آپ ﷺ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ ہی کی نبوت ہے۔ جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و منتہٰی ہوئی۔ اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں باعتبار زمانہ، اسی طرح آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں بالذات۔ کیوں کہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے سلسلہ نہیں چلتا۔ اور جب کہ آپ ﷺ کی نبوت بالذات ہے اور تمام انبیاءؑ کی نبوت بالعرض اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ ﷺ کی نبوت کے واسطہ سے ہے۔ اور آپ ﷺ ہی فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں۔ پس آپ ﷺ خاتم النبیین ہوئے ذاتاً اور زماناً بھی۔ اور آپ ﷺ کی خاتمیت صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے۔ اس لیے کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت

رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اسی وقت ثابت ہو گا جب کہ آپ کی خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے ہو۔ ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم النبیین ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضلِ کُلی کا شرف حاصل ہو گا۔ اور یہ دقیق مضمون جناب رسول اللہ ﷺ کی جلالت و رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوما۔ ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔ یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس صد افسوس! قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرے درجہ کا افتراء ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے۔ جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے۔ انبیاء اور اولیاء میں۔[1]

---

[1] المہند علی المفند ص ۴۰۔ مؤلفہ مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ

مصدق اس جواب کی تصدیق کرنے والوں میں اس وقت کے تمام اکابر دارالعلوم دیوبند کے دستخط ہیں۔ جن میں اس وقت کے صاحبِ حیات بزرگ اکابرین میں سے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحبؒ، شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن صاحبؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ، دوسرے تمام اکابر نے تصدیق کی ہے۔ المہند علی المفند یعنی عقائد علمائے دیوبند میں ۲۶ سوالات کے جوابات اور اکابر علمائے دیوبند کی عبارات کی وضاحت اور صداقت پر دلائل دیے گئے ہیں۔

حضرت مولانا قاسم صاحب نانوتویؒ اور اکابر علمائے دیوبند کی اس وضاحت کے بعد پھر بھی کوئی ان پر الزامات لگاتا ہے تو سوچ لے کہ مولانا قاسم نانوتویؒ اور علمائے دیوبند پر اس بہتان کا آخرت میں کیا جواب دے گا؟ جب کہ آج سے ۱۰۰ سال قبل جواب دیا جا چکا ہے۔

اہل السنت و الجماعت تو اسی وضاحت کے سبب مولانا قاسم نانوتویؒ کو برحق مانتے ہیں۔ اور ان پر لگائے گئے بہتان اور الزام کے دعویٰ کو مسترد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اہل السنت و الجماعت کو اہل بدعت کے فریب سے اور لگائے گئے بہتان اور الزام میں ملوث ہونے سے بچائیں اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائیں۔ و ما علینا الا البلاغ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِيِّهٖ دَائِمًا وَّ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت عبد الوحید الحنفی

مدنی جامع مسجد چکوال

شب ۵ شوال ۱۴۴۴ھ مطابق ۲۵ اپریل ۲۰۲۳ء

بعد نمازِ مغرب ۸ بجے رات

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ
اور پرنٹنگ کے لیے، نیز ہر قسم کے اشتہارات
اور ایڈورٹائزنگ کے لیے رجوع کریں
النور مینجمنٹ
چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.alnoors.com

صداقت اہلسنّت والجماعت پر
محققانہ شہرہ آفاق مطبوعات

ہماری کتابیں آن لائن پڑھنے اور ڈاؤن لوڈ
کرنے کے لیے ہماری ویب سائیٹ وزٹ کریں:
www.alhanfi.com